مقتدی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے گا

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مقتدی بھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے گا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ : رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ .

''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو اللہ اکبر کہتے، جب رکوع جاتے، تو اللہ اکبر کہتے، جب رکوع سے اپنی کمر مبارک اٹھاتے، تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر کھڑے کھڑے ربنا لک الحمد کہتے۔''

(صحيح البخاري : ٧٨٩)

اس حدیث کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کی پیروی اسی میں ہے کہ نمازی خواہ وہ امام ہو، مقتدی ہو یا منفرد، ہر صورت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہے۔

❁ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي . ''میری طرح نماز پڑھیں۔''

(صحيح البخاري : ٦٣١)

جب رسول اللہ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کے الفاظ فرماتے تھے، تو ہر نمازی کو آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ کی پیروی میں سمع اللہ لمن حمدہ کے الفاظ کہنے چاہیں۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

يَقْتَضِي هٰذَا مَعَ مَا قَبْلَهٗ أَنَّ كُلَّ مُصَلٍّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَلِأَنَّهٗ ذِكْرٌ يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ فَيُسْتَحَبُّ لِغَيْرِهٖ كَالتَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَغَيْرِهٖ وَلِأَنَّ الصَّلَاةَ مَبْنِيَّةٌ عَلٰى أَنْ لَا يَفْتُرَ عَنِ الذِّكْرِ فِي شَيْءٍ مِنْهَا فَإِنْ لَمْ يَقُلْ بِالذِّكْرَيْنِ فِي الرَّفْعِ وَالْاِعْتِدَالِ بَقِيَ أَحَدُ الْحَالَيْنِ خَالِيًا عَنِ الذِّكْرِ.

''یہ حدیث پہلی ذکر کردہ احادیث سے مل کر یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہر نمازی سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد دونوں کو جمع کرے۔ نیز سمع اللہ لمن حمدہ ایک ذکر ہے، جو امام کے لیے مستحب ہے، لہٰذا یہ مقتدی کے لیے بھی مستحب ہوگا، جیسا کہ رکوع وغیرہ میں تسبیح امام بھی پڑھتا ہے اور مقتدی بھی۔ اس لیے بھی مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا کہ نماز کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اس کا کوئی حصہ بھی ذکر سے خالی نہ ہو۔ اگر نمازی سر اٹھاتے اور سیدھا کھڑا ہوتے وقت دونوں حالت میں دو ذکر نہ کرے گا، تو اس کی ایک حالت ذکر سے خالی رہ جائے گی۔''

(المَجموع شرح المُهذّب : ٤٢٠/٣)

معلوم ہوا کہ جس طرح امام کی نماز ہے، اسی طرح مقتدی کی نماز ہے، سوائے ان چیزوں کے جن میں استثنیٰ ثابت ہو جائے۔ سمع اللہ لمن حمدہ کے متعلق کوئی استثنیٰ ثابت نہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ .

''بلاشبہ امام اس لیے بنایا گیا ہے، تا کہ اس کی اقتدا کی جائے۔''

(صحيح البخاري : 378، صحيح مسلم : 411)

❀ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

نَقُولُ إِنَّ فِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمَأْمُومَ يَقُولُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ .

''ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا۔''

(طرح التّثريب : 332/2)

مقتدی کے لیے امام کی اقتدا ضروری ہے، امام یہ الفاظ کہتا ہے، تو مقتدی بھی کہے گا۔
جو لوگ مقتدی کیلئے یہ الفاظ کہنے کے قائل نہیں، ان کی دلیل ملاحظہ فرمائیں:

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُولُوا : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ .

''جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے، تو آپ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔''

(صحيح البخاري : ٧٩٦، صحيح مسلم : ٤٠٩)

❀ ایک روایت میں ہے:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَلْيَقُلْ مَنْ وَّرَاءَهٗ : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ .

''جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے، تو مقتدی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہیں۔''

(سنن الدّارقطني : ١/٣٣٨، ح : ١٢٧١، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، قَالَ مَنْ خَلْفَهٗ : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

''جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے،تو مقتدی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شَيبة : ١/٢٥٢، وسندهٗ صحيحٌ)

لیکن اس حدیث اور اس اثر میں مقتدی کو سمع اللہ لمن حمدہ کہنے سے روکا قطعاً نہیں گیا، بلکہ اس میں تو مقتدی کو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کا وقت اور مقام بتایا گیا ہے کہ وہ امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد کہے، جیسے مقتدی کو آمین کہنے کا وقت اور مقام بتانے کے لیے فرمایا گیا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے،تو آپ آمین کہیں۔

(صحيح البخاري : ٧٨٢)

بعینہٖ یہی صورتِ حال اس مسئلے کی بھی ہے۔لہٰذا مذکورہ حدیث واثر سے یہ مسئلہ کشید کرنا درست نہیں کہ امام اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ نہ کہے یا مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے۔

❁ اس استدلال کے ردّ میں حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْجَوَابُ عَنْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُولُوا : رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ»، فَقَالَ أَصْحَابُنَا فَمَعْنَاهُ : قُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مَعَ مَا قَدْ عَلِمْتُمُوهُ مِنْ قَوْلِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، وَإِنَّمَا خَصَّ هٰذَا بِالذِّكْرِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَسْمَعُونَ جَهْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

حَمِدَهٗ فَإِنَّ السُّنَّةَ فِيهِ الْجَهْرُ وَلَا يَسْمَعُونَ قَوْلَهٗ : رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، لِأَنَّهٗ يَأْتِي بِهٖ سِرًّا كَمَا سَبَقَ بَيَانُهٗ وَكَانُوا يَعْلَمُونَ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، مَعَ قَاعِدَةِ التَّأَسِّي بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطْلَقًا وَكَانُوا يُوَافِقُونَ فِي سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَلَمْ يَحْتَجْ إِلَى الْأَمْرِ بِهٖ وَلَا يَعْرِفُونَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَأُمِرُوا بِهٖ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''رہی اس فرمانِ نبوی کی بات کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے، تو آپ ربنا لک الحمد کہیں، تو ہمارے اصحاب کے بقول اس کا معنی یہ ہے: سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بارے میں تو آپ جانتے ہیں، ساتھ ہی ربنا لک الحمد بھی کہیں۔ اس حدیث میں مقتدی کے لیے صرف ربنا لک الحمد کا ذکر اس لیے ہے کہ صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ سے سمع اللہ لمن حمدہ تو سن لیتے تھے، کیونکہ (امام کے لیے) اس بارے میں سنت بلند آواز سے پڑھنا ہے، لیکن وہ ربنا لک الحمد نہیں سنتے تھے، کیونکہ آپ ﷺ اسے آہستہ آواز میں پڑھتے تھے۔ صحابہ کو نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بھی علم تھا: ''میری طرح نماز پڑھیں۔'' پھر وہ اس قانون قاعدہ سے بھی اچھی طرح واقف تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی اقتدا مطلق طور پر ضروری ہے۔ ان امور کی بنا پر صحابہ کرام آپ ﷺ کے ساتھ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے، لہٰذا اس کا حکم دینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ چونکہ ربنا لک الحمد کا انہیں علم نہیں تھا، اس لیے اس کا حکم دے دیا گیا، واللہ اعلم!''

(المَجموع شرح المُهذَّب : ٤٢٠/٣)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ امام ربنا لک الحمد نہیں کہے گا اور مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہے گا، کیونکہ اس روایت میں اس کا ذکر نہیں۔ یہ بات امام طحاوی رحمہ اللہ نے نقل کی ہے۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کا یہی مذہب ہے۔ لیکن یہ بات محل نظر ہے، کیونکہ اس حدیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں، جس سے (امام کے لیے ربنا لک الحمد کی اور مقتدی کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کی) نفی ہو، بلکہ اس حدیث میں یہ وضاحت ہے کہ مقتدی ربنا لک الحمد اس وقت کہے، جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہہ دے۔ حقیقت میں ہوتا بھی ایسے ہی ہے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ رکوع سے اٹھتے وقت کہتا ہے اور مقتدی ربنا لک الحمد سیدھا کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ چنانچہ اس کا ربنا لک الحمد کہنا امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد ہی واقع ہوتا ہے، یہی بات اس حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ یہ مسئلہ آمین والے مسئلے کے قریب قریب ہے۔ یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے، تو آپ آمین کہیں۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ امام ولا الضالین کہنے کے بعد آمین نہیں کہہ سکتا۔'' (فتح الباري: ۲/۲۸۳)

تفصیل کے لیے دیکھیں حافظ سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب الحاوی للفتاوی (۱/۳۲)

❁ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ مَنْ خَلْفَهٗ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

"جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے، تو مقتدی کہیں: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔"

(مصنّف ابن أبي شيبة: ۲۵۲/۱، سنن الدّارقطني: ۳٤٤/۱، وسندہٗ صحيحٌ)

تنبیہ:

❀ **عامر شعبی** رحمہ اللہ **فرماتے ہیں:**

لَا يَقُولُ الْقَوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، وَلٰكِنْ لِيَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

"**مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہیں، بلکہ** اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ **کہیں۔**"

(مصنّف ابن أبي شيبة: ۲۲۵/۱، وسندہٗ صحيحٌ)

❀ **امام احمد بن حنبل** رحمہ اللہ **اور امام اسحاق بن راہویہ** رحمہ اللہ **کا یہی مؤقف ہے۔**

(مسائل الكوسج: ۲٦٥)

ہمارے مطابق امام شعبی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا یہ اجتہاد مرجوح ہے۔ یہ ائمہ کرام اپنے اجتہاد پر ماجور اور اللہ تعالیٰ کے ہاں معذور ہیں۔ ثقہ ائمہ دین کے مرجوح اجتہادات کے بارے میں مسلمانوں کا یہی نظریہ ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں راہِ حق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

الحاصل:

احادیث کی روشنی میں صحیح اور راجح موقف یہی ہے کہ مقتدی بھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہیں گے۔